DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan, 75950
دارالافتاء جامعۃ الرشید

حوالہ نمبر: 715/36	فتویٰ نمبر: ۵۵/۵۵۸۵۵۴	سائل: ام محمد	مجیب: نواب الدین
مفتی: مفتی آفتاب احمد	مفتی: مفتی سعید حسن	مفتی:	مفتی:
کتاب: جائز و ناجائز کے احکام	باب: تصاویر سے متعلق احکام		تاریخ: 5-11-2015

ڈیجیٹل تصویر کی فقہی حیثیت اور اس کے استعمال کے شرعی حدود

اللہ رب العزت مسلمانان عالم پر رحم فرمائے اور جو لوگ خلوص دل اور نیت کے ساتھ اپنی اور امت مسلمہ کی نجات اخروی کے لیے کسی بھی حوالے سے کوشاں ہیں، ان کی محنتوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

محترم اساتذہ! ایک سوال بار بار مجھے پریشان کرتا ہے اور وہ یہ کہ کچھ مفتیان کرام نے ڈیجیٹل تصویر کو جائز قرار دیا ہے، محترم میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جس چیز کو اللہ رب العزت نے حرام قرار دیا ہے، مصوروں کے لیے سخت وعیدیں سنائیں، آخر ہمارے مفتیان کرام نے اسے کیسے جائز قرار دے دیا؟

میں اس بات کو اس طرح واضح کروں کہ جس مرد یا عورت سے میں واقف نہیں اور میرا اس کا پردہ بھی ہے، اب اگر "Digital" پر میں اسے دیکھتی ہوں تو کیا جب وہ میرے سامنے آئے گا تو میں اسے پہچان نہیں لوں گی؟

محترم! "اکابر" یا "مبلغین" کی تصویر کی کوئی اہمیت ہوتی تو "آقائے نامدار ﷺ" پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر تابعین پھر بزرگانِ دین اور پھر اولیاء کسی کی تصویر تو محفوظ کی جاتی، ہم کتنی ہی سائنسی ترقی کا دعویٰ کرلیں مگر پیارے نبی آخر الزماں اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے علم کا عشر عشیر کا بھی دعویٰ نہیں کر سکتے، اور محترم بزرگ! 'مجبوری اور حالات" تو ہماری اپنی بداعمالیوں کا نتیجہ، بلکہ پیداوار ہیں۔ "پھر تو عالم کا عمل حجت" بن جائے گا۔ محترم آج کے دور میں "حیا" ویسے ہی "عنقا" ہے۔ اب ہوتا یہ ہے کہ علمائے کرام کی ویڈیو ریکارڈنگ کو نامحرم خواتین بھی دیکھتی ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے جنس مخالف میں کشش رکھی ہے، لاعلمی یا کم علمی میں ان پر تبصرے بھی ہوتے ہیں تو کیا یہ بات آنکھوں کے زنا میں شمار ہو جائے گی؟ پھر جب قال اللہ اور قال رسول اللہ ﷺ کرنے والے اپنی محافل میں ان چیزوں کا استعمال کریں گے تو خوشی اور غمی کی دوسری محفلوں میں ان کا حوالہ دیکر شیطان ان کی گنجائش نہیں نکلوادے گا۔۔؟

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

محترم! میرا مشاہدہ ہے کہ "شوق"، "لاعلمی" یا "مجبوری" میں شادی بیاہ وغیرہ کی تقریب میں اگر کسی کی (مووی Movie) بنالی گئی، کسی ایسے لباس میں جس میں مکمل ستر پوشی نہیں، اب اگر وہ غائب ہو گئے یا دنیا ہی سے چلے گئے تو گناہ کی ریکارڈنگ تو موجود ہے، بے شک شیطان انسان پر اپنے حربے آزماتا رہے گا، مگر مبلغین اور مصلحین امت تو اس کے پیروکار، یا دست داست نہ بنیں برائے مہربانی میرے اس سوال کا جواب مرحمت فرمائیں۔ یہ بہت سے خاموش لبوں کی پکار ہے، اللہ ہم کو اور ہماری آنے والی نسلوں کو شیطان کا ساتھی بننے سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ والسلام

الجواب باسم ملہم الصواب

ماشاء اللہ! آپ کے احساسات اور خدشات لائق توجہ و اہمیت اور خیالات و جذبات لائق تحسین و قابل تعریف ہیں، اللہ تعالی آپ کے علم و عمل میں برکت و ترقی عطاء فرمائے آمین۔

اس بات میں شک نہیں کہ دین اسلام اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات ارشادات کو دل سے من وعن قبول اور تسلیم کرنے اور ان پر مکمل (سوفیصد) عمل کرنے کا نام ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ} [البقرة: 208] (اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو، واقعی وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔)

اسی طرح اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز حلال فرمادی، تاقیامت کوئی اس کو حرام نہیں قرار دے سکتا اور نہ ہی قرآن و حدیث میں کسی حرام قرار دی گئی چیز کو، حلال یا جائز قرار دیا جاسکتا ہے، اس لئے کہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے: {الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3] (آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لیے پسند کر لیا)

لہذا قرآن وحدیث کے واضح ارشادات کے مقابلے میں کسی بھی عالم، فقیہ، بزرگ یا امام کی بات حجت نہیں بن سکتی اور نہ اسے دین کا نام دیا جا سکتا ہے، اس لیے کہ دین، قرآن وحدیث اور ان دونوں کی عملی تشریح کی حیثیت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی اجتماعی عملی زندگی کا نام ہے، چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ کا ارشاد ہے فمالم یکن یومئذ دینا لا یکون الیوم دینا، (الاعتصام للشاطبی) (کہ جو بات کل (خیر القرون میں) دین نہ تھی، تو وہ آج بھی دین نہیں بن سکتی۔)

اسی طرح اسلام نے اگرچہ کسی فاسد اور غیر ضروری مصلحت کی خاطر کسی ناجائز اور ممنوع کام کی اجازت نہیں دی ہے، لیکن شرعی وطبعی ضرورتوں اور حاجات کے پیش نظر کثرت کے ساتھ ممنوع اور ناجائز کاموں کی ضرورت کی حد تک اجازت بھی دی ہے، جس کی بناء پر فقہاء امت نے شروع ہی سے یہ قانون طے کر لیا ہے کہ ضرورت کی وجہ سے ممنوع اور ناجائز امور بھی ضرورت کی حد تک جائز ہو جاتے ہیں۔

اب اس تمہید کے بعد آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ اسلام میں تصویر کے شرعاً حرام اور ناجائز ہونے میں میں کوئی کلام ہے اور نہ ہی اس میں اختلاف کی گنجائش ہے، تصویر کی حرمت کے بارے میں امت میں ہمیشہ ایک ہی رائے رہی ہے کہ یہ حرام ہے، اس لیے کہ جس چیز کو صحیح اور صریح احادیث میں صراحۃً قطعی طور پر ممنوع قرار دیا گیا ہو تو اسے ایک مسلمان، چہ جائیکہ ایک عالم دین یا مفتی کیونکر جائز قرار دے سکتا ہے؟

البتہ یہ بات کہ ممنوع تصویر کا شرعی وفقہی مفہوم اور مصداق کیا ہے؟ اور کونسی چیز ممنوع تصویر کے مفہوم میں داخل ہے اور کونسی نہیں؟ اس بارے میں یقیناً اختلاف کی نہ صرف گنجائش ہے بلکہ قرن اول (زمانہ صحابہ رضی اللہ عنہم) ہی سے اس بارے میں اختلاف واقع ہوا ہے اور ہوتا چلا آرہا ہے، چنانچہ خود شامیہ میں صرف انسانی سر کی تصویر کی، ممنوع تصویر ہونے میں فقہاء کا اختلاف منقول ہے، اسی طرح امام مالک رحمہ اللہ تعالی اور ان کے پیروکار اکثر مالکی فقہاء سے صرف سایہ دار (جسم والی) تصویر (مورت) کا ممنوع تصویر کا مصداق ہونا منقول ہے، گویا ان کے نزدیک تصویر کے ممنوع ہونے کے لیے اس کا سایہ دار (مجسم) ہونا ضروری اور شرط ہے۔

حاصل یہ کہ فی الجملہ تصویر کی حرمت میں اگرچہ اختلاف اور کلام کی گنجائش نہیں، لیکن تصویر کے مفہوم اور اس کے مصداق کی تعیین اور تطبیق میں اختلاف زمانہ قدیم سے آج تک ہے۔

اب ڈیجیٹل تصویر، آیا ممنوع تصویر میں داخل ہے یا نہیں؟ تو اس سوال کے جواب سے پہلے ممنوع تصویر کا فقہی مفہوم جاننا ضروری ہے۔ دورِ حاضر کے فقہاء کے مطابق ممنوع تصویر کسی جاندار کا وہ عکس ہے، جو اپنے وجود میں مستقل ہو، لہذا پانی یا شیشہ اور آئینہ میں نظر آنے والا عکس ممنوع تصویر نہیں کہلائے گا، اس لیے کہ اس کا وجود مستقل نہیں، بلکہ اصل چیز کے تابع ہے۔

تصویر کے اس فقہی مفہوم کی روشنی میں آیا ڈیجیٹل تصویر، تصویر کہلائی گی کہ نہیں؟ تو اس بارے میں علماء وقت کی تین آراء ہیں:

1- بعض علماء تو اسے بھی ممنوع تصویر ہی قرار دیتے ہیں، اور ان کا کہنا ہے کہ کیمرہ وغیرہ جن آلات میں ڈیجیٹل تصویر محفوظ ہوتی ہے، وہ نہ صرف یہ کہ تصویر نمائی کا آلہ ہیں، بلکہ تصویر نمائی کے ساتھ ساتھ تصویر سازی کا بھی ایک آلہ ہیں، یعنی متعلقہ آلہ حاصل شدہ عکس و تصویر کو مختلف کوڈز (اکائیوں) میں بانٹ کر محفوظ کر کے وقت مطلوب پر انہیں جوڑ کر دکھلاتا ہے۔ یہ رائے سب سے محتاط ہے۔

2- بعض دیگر علماء کے نزدیک ڈیجیٹل تصویر، ممنوع تصویر کے فقہی مفہوم کی روشنی میں چونکہ تصویر نہیں، لہذا اس پر ممنوع تصویر کے شرعی احکام جاری نہیں ہونگے، اور ان حضرات کا کہنا یہ ہے کہ ڈیجیٹل تصویر میں عکس کا پہلو غالب ہے، جس طرح پانی یا آئینہ میں نظر آنے والا عکس اپنے اصل کے تابع ہوتا ہے، اسی طرح یہ تصویر بھی کیمرہ وغیرہ آلات میں اپنا مستقل وجود نہیں رکھتی، بلکہ یہ کوڈز نمبرات اور اکائیوں کی شکل میں ہوتی ہے اور بٹن دبانے پر یہ اکائیاں اور کوڈز نمبرات مطلوبہ شکل اختیار کر لیتے ہیں، لہذا اس تصویر اور عکس کا مستقل وجود نہ ہونے کی وجہ سے یہ عکس کے حکم میں ہے، نہ کہ فقہی و شرعی طور پر ممنوع تصویر کے حکم میں۔

3- بعض دیگر علماء کا کہنا ہے کہ ڈیجیٹل تصویر، تصویر کے فقہی مفہوم کے مطابق تصویر تو ہے، لیکن اس کے ممنوع تصویر کے فقہی مفہوم میں داخل ہونے یا نہ ہونے میں چونکہ ایک سے زائد فقہی آراء موجود ہیں، اس لیے اس کا معاملہ عام (پرنٹ شدہ)

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

تصویر سے مختلف اور ہلکا ہے، لہذا پرنٹ شدہ تصویر اگر حرام ہے تو ڈیجیٹل تصویر مکروہ تحریمی ہوگی، البتہ شرعی حاجت اور ضرورت کے مواقع پر ضرورت کی حد تک اس کے استعمال کی گنجائش ہوگی۔

مواقع ضرورت کی متعدد مثالیں:

1-دین اسلام کے شعائر عقائد اور احکام کا دفاع اور مسلمانوں کے دین اور ایمان کی حفاظت کے لیے ضرورت کی حد تک الیکٹرانک میڈیا کا مؤثر استعمال

2-ہر حساس مقام اور جگہ پر سیکورٹی کیمروں کا استعمال

3-شناختی کارڈ، پاسپورٹ، تعلیمی اسناد کے لیے ضروری استعمال

4-معاشی، تجارتی، و تعلیمی مقاصد کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال

5-فاصلاتی تعلیم کے لیے ویڈیو لنکس وغیرہ کا ضروری استعمال وغیرہ وغیرہ

حاصل یہ کہ ڈیجیٹل تصویر کے بارے میں اہل علم کی مختلف آراء کا مدار محض ضرورت یا مجبوری نہیں، جیسا کہ سوال میں سمجھا گیا ہے، بلکہ اس کا تصویر کے فقہی مفہوم میں داخل ہونے یا نہ ہونے پر ہے، نیز یہ تفصیل و تحقیق نفس مسئلہ سے متعلق تھی کہ آیا ڈیجیٹل تصویر کی شرعی وفقہی حیثیت کیا ہے؟

باقی ڈیجیٹل تصویر کے غلط اور ناجائز استعمال کے بارے میں اہل علم میں کوئی اختلاف رائے نہیں، بلکہ سب کے نزدیک اس کا ناجائز اور غلط استعمال حرام ہے، لہذا اس کے غلط، ناجائز یا زائد از ضرورت استعمال کی کسی بھی صورت میں حوصلہ افزائی نہیں کی جاسکتی، لہذا نا محرم کی تصویر یا بے پردہ، خلاف شرع تصاویر بنانے یا دیکھنے کی کسی کے نزدیک بھی اجازت نہیں، لہذا اہل علم کو ضرورت کی حد تک اس کے محتاط اور محدود استعمال پر اکتفاء کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے غلط استعمال پر مسلسل تنبیہ اور نکیر اور اس کے جائز شرعی حدود سے لوگوں کو آگاہ کرتے رہنا چاہیے۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

نیز جن لوگوں کو فکر آخرت ہوتی ہے، وہ یقینا رخصتوں کا سہارا نہیں لیتے اور جو ایسی رخصتوں کے سہارے ڈھونڈتے اور تلاش کرتے رہتے ہیں، نہ تو انہیں فکر آخرت ہوتی ہے اور نہ ہی انہیں اپنی بد عملی و کوتاہی کے لیے اس قسم کے سہاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔

نیز اس وقت دین اسلام پر ~~دشمنان~~ دشمنان اسلام کی طرف سے جو فکری و نظریاتی جنگ مسلط کردی گئی ہے اور اس کے لیے الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے منظم طریقے سے جو یلغار ہو رہی ہے، دین اسلام کا اس سے دفاع کرنا اور مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت کرنا بھی امت کی ایک ذمہ داری ہے، جس سے عہدہ برآ ہونے کے لیے ایسے الیکٹرانک میڈیا کی بھی ضرورت کی حد تک ضرورت ہے، جو فواحش و منکرات سے خالی ہو اور حدود شرع کے اندر ہو۔

حاصل یہ کہ ڈیجیٹل تصویر کا ضروری اور جائز استعمال محتاط اور محدود انداز میں کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے منفی اور غلط استعمال پر مسلسل انکار کی ضرورت ہے، مسئلہ نہایت نازک اور حساس ہے، لہذا احتیاط پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ اعتدال کو اپنانے کی اشد ضرورت ہے، کسی ایک جانب مکمل جھکاؤ یا حدود کی پامالی کسی بڑے ناقابل تلافی نقصان یا کسی خطرناک فتنے کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھے اور ہر قسم کے شر اور فتنے سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

نواب الدین

دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی

22 محرم 1437ھ

الجواب صحیح
آفتاب احمد
۲۲ / ۱ / ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
۲۲ / ۱ / ۳۷ھ

رمضان ۱۳۸۳
فتوی نمبر:
دار الافتاء
جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE